Al-SHARQ
Vol: 05, Isue:01, Jan-June 2024, pp:83-92

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

اسلام میں عورت کے مقام کا تجزیاتی مطالعہ

The Exalted Position of Women in Islam :An Analytical Study

Shaista Salahudin
Islamic Scholar / Lecturer at Government Girls Degree College #1 Mansehra
Email: sshaista842@gmail.com

Amina Shah Jahan
Islamic Scholar, Near alsyed hospital house # CB764 Mandian Abbottabad
Email: aminashahjahan1@gmail.com

Sana Khalid
Islamic Scholar, Village and post office Dharyal, Distric Mansehra, Tehsil Bafa Pakhal
Email: sanakhalidkhanswati@gmail.com

Submission: 15-04-2024 Accepted: 15-05-2024 Published:25-06-2024

Abstract

This paper presents a comprehensive and analytical study of the status of women in Islam, addressing common misconceptions and misrepresentations. Through a critical examination of primary Islamic sources, including the Quran, Hadith, and classical jurisprudence, this research highlights the rights, responsibilities, and spiritual equality granted to women in Islam. The study explores the Islamic perspective on gender roles, emphasizing the balance between equality and complementarity within the framework of Islamic teachings.Furthermore, this paper examines the protections and legal rights provided to women in various aspects of life, such as marriage, divorce, inheritance, education, and social participation. The analysis underscores how Islam, as a divinely revealed system, upholds the dignity and autonomy of women while ensuring their welfare through ethical and legal safeguards. By critically engaging with historical and

CC BY

contemporary perspectives, this research aims to challenge prevailing stereotypes and promote an accurate understanding of the Islamic viewpoint on women's empowerment and social contributions. In light of the ongoing debates surrounding women's rights in modern societies, this study contributes to a more nuanced and scholarly discourse, bridging the gap between Islamic principles and contemporary discussions on gender equity. Ultimately, it seeks to foster a deeper appreciation of the ethical and legal framework Islam provides for the protection and empowerment of women, reinforcing the need for an objective and informed evaluation of their role within Islamic civilization.

***Key Words**: Women's Rights in Islam, Gender Equality, Islamic Jurisprudence, Women's Empowerment, Islamic Social Structure, Marriage and Inheritance in Islam, Quranic Perspective on Women.*

اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

وعاشروهن بالمعروف[1]

ترجمہ: اور تم ان عورتوں کے ساتھ گزران کرو دستور کے مطابق

دین اسلام نے عورت کو جو مرتبہ اور مقام دیا ہے ایسا مرتبہ و مقام گذشتہ اقوام اور مذاہب میں سے کسی نے نہیں دیا زمانہ جاھلیت میں عورت کو معاشرے میں کوئی مقام حاصل نہیں تھا۔ بلاد عرب میں اسلام سے پہلے عورت کے حقوق کو اس قدر پامال کیا جا چکا تھا لوگ اپنے گھر بیٹی پیدا ہونا برداشت ہی نہیں کرتے تھے معصوم بچیوں کو زندہ در گور کیا جاتا تھا۔ عورت کی جائز بات کو بھی ماننا مردانگی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔

آمد رسول ﷺ اور نوید مسرت

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضورؐ دنیا میں تشریف لائے اور انھوں نے یہ واضح کیا کہ اگر یہ عورت تمھاری بیٹی ہے تو تمھاری عزت ہے اگر بہن ہے تو تمھاری ناموس ہے اگر بیوی ہے تو تمھاری زندگی کا ساتھی ہے اور اگر ماں ہے تو تمھارے لیے اس کے قدموں میں جنت ہے۔

ماں کی عظمت

یہ ایک عجیب اتفاق ہے قرآن کریم میں جہاں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم آیا ہے وہاں اس سے پہلے توحید کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ذکر آیا ہے۔ جہاں والدین کی نافرمانی کا ذکر آیا ہے یعنی اس کی مذمت کو بیان کیا ہے وھیں یہ شرک کی مذمت کا حکم آیا ہے۔ یہاں ایک بات سمجھ میں آتی ہے جو خدائے وحدہ لاشریک کو ماننے والا ہو گا وہ والدین کا مطیع اور فرمانبردار ہو گا اور جو مشرک اور کافر ہو سکتا ہے وہ والدین کا بھی نافرمان ہو۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 23 میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ :۔ "اور حکم دیا تیرے رب نے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پاؤ اگر وہ تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کے سامنے اُف تک نہ کہنا اور انکو مت جھڑکنا اور اُن دونوں کے ساتھ بات کرنا ادب کے ساتھ "[2]

اللہ تعالیٰ نے کیسا بے مثال حکم دیا کہ اگر والدین کے ساتھ سوال و جواب کی نوبت بھی آجائے تو اُف بھی نہ کہو تا کہ اُنکے آب گینہ دل کو ٹھیس نہ پہنچے جب تم اُن کے سامنے جاؤ اکڑ کر نہیں بلکہ عاجزی اور انکساری سے جاؤ۔اور جب وہ تمھاری نظروں سے اوجھل ہوں تو اُن کے لیے دُعا کرو۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ سورۃ لقمان آیت 14 میں ماں کی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں۔

ترجمہ :۔ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے کہ اسکی ماں نے اُسے ضعف پر ضعف اُٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور پیدائش کے بعد دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے تم میرا اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کرو۔[3]

احسان تو دونوں کے ساتھ کرو (یعنی والد اور والدہ کا) لیکن تمھارے حسن سلوک کی زیادہ مستحق تمھاری والدہ ہے جس نے حمل سے لیکر بچہ کی ولادت تک اور ولادت سے لے کر مدت رضاعت اور تربیت تک تمھارے لیے بے پناہ تکلیف اور مشقت برداشت کی ہے جہاں تک تعلق ہے حسن سلوک خدمت اور ادب و احترام کا تو اس سلسلہ میں ماں کا حق زیادہ بنتا ہے ماں کا حق باپ سے تین گناہ زیادہ ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ابو ھریرہ کی روایت ہے ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔فرمایا تیری ماں دوسری مرتبہ پوچھا فرمایا تیری ماں تیسری مرتبہ پوچھا فرمایا تیری ماں چوتھی مرتبہ پوچھا فرمایا تیرا باپ۔[4]

ایک دوسری روایت میں یہی مضمون وارد ہوا ہے جس روایت کے راوی بہز بن حکیم ہیں فرماتے ہیں میں نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں آپؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اپنی ماں کے ساتھ اور چوتھی مرتبہ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔

تیسری روایت طبرانی شریف کی روایت ہے :

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور جہاد کا ارادہ ظاہر کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا تمھاری ماں زندہ ہے اس نے جواباً عرض کیا زندہ ہے آپؐ نے فرمایا اس کی خدمت کر اس کے قدموں میں بیٹھ وھیں جنت ہے۔[5]

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بحیثیت ماں کیسا شرف بخشا ہے اور معاشرے میں اسکو کیسا مقام ملا ہے۔ عورت بحیثیت ماں پاؤں کو جنت رکھتی ہے یعنی اس عورت کی خدمت کر کے بآسانی جنت حاصل کی جا سکتی ہے۔

عورت بحیثیت بیٹی :

عورت کی ایک نمایاں حیثیت بیٹی ہونے کی ہے یہ بیٹی بہن بھی بنتی ہے اور بیوی بھی بنتی ہے اور ماں بھی بنتی ہے عورت کو بیٹی ہونے کی حیثیت سے اسلام نے جو مقام اس کو دیا ہے آپ تمام مذاھب کا بغور مطالعہ کریں آپ لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے یہ مقام عورت کو کہیں اور نہیں دیا گیا۔ عورت تحت الثریٰ تھی اسلام نے اس کو فوق الثریا تر پہنچا دیا وہ گرد راہ تھی اسلام نے اسے سرمہ چشم (نور چشم) بنا دیا وہ کانٹوں کے بستر پر تھی اس کو پھولوں کے سیج پہ بٹھا دیا۔ وہ موت و حیات کی کشمکش میں تھی اسلام نے اُسے زندگی عطا کی۔

اسلام سے پہلے کسی سنگدلانہ رسم تھی بیٹی کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ قیس بن عاصم تمیمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے زمانہ جاھلیت میں 8 لڑکیاں دفن کی تھیں آپؐ نے فرمایا آٹھوں کی طرف سے آٹھ غلام آزاد کریں۔ انھوں نے کہا میرے پاس اونٹ ہیں آپؐ نے آٹھ اونٹوں کا حکم دیا۔

کبیرہ بنت ابی سفیان نے کہا میں نے چار لڑکیاں دفنائی تھیں آپؐ نے چار غلام آزاد کرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے فرمایا:۔

لا تکرھوا البنات فالھن المونسات الغالیات۔

لڑکیوں کو مجبور نہ کرو وہ محبت کرنیوالی اور گرانقدر ہیں۔[6]

قرآن کا بیان:۔

بیٹیوں کے ساتھ زمانہ جاھلیت میں جو ظلم و ستم روا رکھا جاتا تھا قرآن اس کے متعلق بیان کرتا ہے۔

واذالموودۃ سلت[7]

اور جب زندہ گاڑھی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔

قیامت کے دن زندہ درگور ہونے والی بچی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس سزا کی پاداش میں قتل کی گئی تھی کیا اس نے کسی کو ستایا تھا کسی کا دل دکھایا تھا کسی کا خون بہایا تھا آخر کیا جرم کیا تھا۔ قرآن کریم نے وہ نقشہ اور منظر بھی بڑے عمدہ انداز سے پیش کیا ہے جب اُن جاہلوں کو بچی کی پیدائش کی خبر دی جاتی تو اُن کے چہرے سیاہ ہو جاتے تھے اور ان کا دل غم سے پھٹنے لگتا تھا وہ شرم کے مارے چھپتے پھرتے تھے کہ لوگ کہیں گے یہ ایک لڑکی کا باپ بن گیا ہے وہ اپنی معصوم لخت جگر کو زندہ درگور کرنے کی تدابیر اختیار کرنے لگتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کنافی الجاھلیة لانعتد بالنساء ولاندخلھن فی شی من امورنا۔[8]

ہم زمانہ جاھلیت میں ہم عورتوں کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور نہ اُن سے مشورہ لیتے تھے۔ ایک طرف کو عورت کی یہ حالت تھی۔ مگر جب دین اسلام روشن تعلیمات آئیں۔ اسلام نے عورت کو عزت دی مقام دیا اور دلوں میں اُسکی محبت پیدا کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچیں تو قیامت کے دن اُن اور میرے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جیسا کہ ہاتھ کی دو انگلیوں کا فاصلہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ شخص میرے قریب ہو گا۔[9]

صحیح مسلم شریف کی روایت ہے۔

ترجمہ: جس شخص کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے تو یہی لڑکیاں

اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔ حالانکہ ہم جس عظیم پیغمبرؐ کو ماننے والے ہیں اُن کو اپنی بیٹیوں کے ساتھ بے پناہ محبت تھی اور آپؐ اپنی بیٹیوں کے لیے "بضعۃ منی" میرے جگر کا ٹکڑا کے الفاظ استعمال فرماتے تھے آپؐ جب کبھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی نور چشم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کے ہاں تشریف لاتے۔ اور جب بھی سیدہ فاطمہ حاضر ہو تیں تو آپؐ کھڑے ہو کر انکا استقبال کرتے اور اُن کے لیے اپنی چادر بچھاتے اور اصرار کر کے اُن کو اپنی چادر پر بٹھاتے[10]۔

آپؐ کا یہ عمل باالعموم پوری انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے پیغام تھا کہ عورت بحیثیت بیٹی تمھاری شفقت و محبت کی مستحق ہے۔

دین اسلام نے عورت کو ایسا بے اختیار اور مجبور بھی نہیں پیدا کیا کہ نکاح میں اُس کی رضامندی کو کوئی دخل نہ ہو بلکہ شوہر کے سلسلہ میں بھی اُسکی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے اگر وہ بالغ ہے تو اسکا نکاح تو اُس کی اجازت کے بغیر صحیح ہو ہی نہیں سکتا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "لاتنکح الایم حتیٰ تستامرو لاالبکر حتیٰ تستاذن ..." کنواری لڑکی میں چونکہ حیا زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کی خاموشی کو ہی اجازت شمار کیا جاتا ہے اور بیوہ اور مطلقہ چونکہ ایک بار اس مرحلہ سے گزر چکی ہے اسلیے وہ صراحتاً زبان سے اجازت دے گی۔ اسکے لیے محض خاموشی کافی نہیں ہو گی[11]۔

بخاری شریف میں خنساء کا واقعہ ہے۔

ترجمہ:۔ حضرت خنساء بنت حزام انصاریہ کا نکاح ان کے والد نے بغیر انکی رضامندی کے کر دیا تھا انھیں ناگوار گزرا رسولؐ سے شکایت کی آپؐ نے انکا نکاح کالعدم قرار دیا[12]۔

عورت بحیثیت بیوی:

نکاح ہو چکنے کے بعد مرد کو یہ حکم ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے اس سلسلے میں شوہر کے ذھن میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ اچھی بیوی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہٰذا اس کی قدر کرو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

خیر متاع الدنیا المدۃ الصالحۃ۔

دنیا کا بہترین نفع نیک عورت ہے۔[13]

نیک بیوی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے وہ شوہر کے گھر کی حفاظت بھی کرتی ہے اس کے ایمان اور اخلاق کی محافظ بھی بنتی ہے اسی لیے وہ دلی سکون اور قلبی اطمینان کا باعث ہے اور اس کے بچوں کی تعلیم اور تربیت کا خیال رکھتی ہے۔ لہٰذا شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی شریک حیات کے حقوق بھی ادا کرتا رہے جیسے مرد کے عورت پہ حقوق ہیں اور اسی طرح عورت کے بھی مرد پر حقوق ہیں حقوق یکطرفہ نہیں ہیں بلکہ دونوں اطراف سے ہیں۔

حضورؐ کا فرمان ہے:

جو شخص اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں رکھتا وہ کامل مسلمان نہیں ہو سکتا[14]۔

ابوھریرہ کی روایت ہے: "خیارکم خیارکم نسیانکم۔"

تم میں سے بہترین وہ شخص ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت: "**خیرکم خیرکم لاھلہ و انا خیرکم لا ھلی**"[15]

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہت ہو اور میں بھی اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہو۔

حضورؐ نے عورتوں کے حقوق کا اس قدر خیال کیا ہے کہ خطبہ حجۃالوداع کے موقع پر بھی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کی ھدایت فرمائی ہے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سلے ڈرو کیونکہ تم نے انھیں اللہ کے عہد کے ساتھ لیا ہے۔اور تم نے اُن کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے حلال کیا ہے اور اپنی وفات سے چند لمحے پہلے بھی اس بات کی تلقین فرمائی ہے "**الصلوۃ و ماملکت ایمانکم**"۔ نماز کا خیال رکھو اور جن کے تم مالک ہو ان کا خیال رکھنا۔ علماء کہتے ہیں ماملکت ایمانکم سے مراد بیویاں ہیں۔
اگر عورت کی طرف سے نافرمانی ہو تو پھر بھی دین اسلام نے اُسے اچھے انداز سے سمجھانے کا حکم دیا ہے اور مار پٹائی سے منع کیا ہے۔ اور انھیں صنف نازک قرار دیا ہے اور اسکی مثال ٹیڑھی پسلی سے دی گئی ہے جس طرح ٹیڑھی پسلی کو درست کرنے کی کوشش کروگے تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ اس ترغیب اور ترھیب سے سمجھانے کی کوشش کرو۔

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف[16]

اور ان عورتوں کے بھی حقوق جیسا کہ مردوں کے حقوق ہیں قاعدہ کے موافق۔

معاشی کفالت:

اسلام نے بیوی کی کفالت کا بوجھ شوہر پہ ڈالا ہے اور بیوی کو معاشی دوڑ دھوپ سے اور محنت مشقت سے فارغ رکھا ہے اسلئے یہ بات تو جدید تحقیق نے بھی تسلیم کر لی ہے کہ عورت فطری طور پر مرد سے کمزور ہے وہ بھاری کام نہیں کر سکتی وہ زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

الرجال قوامون علی النساء[17]

مرد مضبوط ہیں نگران ہیں عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں پر فضیلت بخشی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ عورت کی نسبت مرد زیادہ مضبوط ہوتا ہے جسکی وجہ سے اس کو عورت کا نگران مقرر کیا ہے تاکہ وہ عورت کی حفاظت کرے نہ کہ اس کے ساتھ برا رویہ رکھے۔ گھر سے باہر کے مشکل کام مرد کے سپرد کر دیئے کہ وہ کمائی کر کے لائے اور گھر میں بیٹھ کر کھائے۔ اور عورت کے ذمے گھر کے اندر کے آسان کام جن میں زیادہ محنت اور مشقت نہ ہو وہ ذمے لگائے۔ اگر ایک شخص صاحب ثروت ہے تو اسے بھی اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھر کے کام کاج کیلئے بھی ملازمین کا انتظام کرے۔

بلکہ یہاں تک شریعت مطہرہ یعنی احادیث سے یہ ثبوت ملتا ہے اگر شوہر بخیل ہے وہ اتنا خرچ گھر میں نہ دیتا ہو جس سے گھر کا نظام احسن طریقے سے چل سکتا ہو تو بیوی بقدر ضرورت شوہر کے مال سے خود بھی خرچ کر سکتی ہے۔

ان مذکورہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے معاش کا بوجھ کسی بھی صورت میں عورت پر نہیں ڈالا بلکہ اسکی ساری ذمہ داری شوہر پر ہے[18]۔

اس طرح عورت گھر داری کا نظم اور بچوں کی تربیت کے لیے بالکل فارغ اور یکسو ہو جاتی ہے۔

خود حضورؐ نے ازواج مطہرات کے لیے نفقہ کا انتظام خود کر رکھا تھا اس کا ذکر (بخاری شریف میں موجود ہے)

فقہ کی مشہور کتاب ردالمختار میں ہے کہ عورت کو صاف ستھرا رہنے کپڑے اور ہر ضرورت کی چیز حتیٰ کہ خوشبو تک کا انتظام کرنا شوہر کے ذمہ ہے۔

دین اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے بیٹی کی تربیت کو جنت کی ضمانت بتایا ہے۔ جس میں اچھی بیوی کو آدھا ایمان بتایا گیا ہے۔ جس میں ماں کو اُف تک کہنے کی اجازت نہ ہو۔ جس میں ماں کے قدموں نیچے جنت بتائی گئی ہو۔

اگر دین اسلام عورت کو حقوق نہ دیتا تو اسلامی تاریخ میں کوئی صحابیہ، کوئی عالمہ، کوئی محدثہ اور کوئی مقررہ پیدا نہ ہوئی۔ اگر اسلام حقوق نہ دیتا تو ہماری تاریخ میں سیدہ عائشہ، سیدہ فاطمہ نہ ہوتیں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر اور خنسا نہ ہوتیں۔ اسلام نے عورتوں کو جو مقام دیا اسی کا نتیجہ تھا کہ عورتوں کی ساری صلاحیتیں تعمیری کاموں میں ہوئیں۔ صحابہ کرام کو جب کوئی مشکل مسئلہ در پیش ہوتا تھا تو وہ اس کے حل کے لیے سیدہ عائشہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے۔

ابن حزمؒ کہتے ہیں سیدہ عائشہ سے 2210 دو ہزار دو سو دس احادیث منقول ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں۔ علم فرائض، حلال و حرام کے مسائل میں حضرت عائشہ سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا۔

حضرت علی فرماتے تھے اگر عورت خلیفہ بن سکتی تو حضرت عائشہ خلیفہ ہوتیں۔ بات صرف حضرت عائشہ صدیقہ کی نہیں ہے بلکہ آپ کا نام تو ایک مثال ہے ورنہ تاریخ کے ہر دور میں مسلمان عورتوں نے بے شمار اصلاحی اور تعمیری کام سر انجام دیئے ہیں۔

یہ نتیجہ تھا کہ دین اسلام نے اعتدال کے دائرہ میں رہتے ہوئے عورت کو آزادی دی ہے۔ مقام دیا حقوق دیئے۔ اگر اسلام عورت کو مقام نہ دیتا تو کسی عورت کو عمر فاروق جیسے جاہ و جلال والے خلیفہ پر برسر عام تنقید کرنے کی جرات نہ ہوتی۔ دین اسلام نے جو عورت کو صحیح مقام دیا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اور یورپ کے سراب کے پیچھے چل کر اپنے خاندان کو اور ہر سکون زندگی کو اپنے گھر کو اپنی عزت اور وقار کو اپنے دین اور دنیا کو تباہی سے بچایا چاہیے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے آکر عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ مرد تو نیکیوں میں ہم سے آگے بڑھ گئے پوچھا وہ کیسے کہنے لگی آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے ہیں ساری ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحدات پر پہرہ دیتے ہیں اور ہم گھروں میں ان کے بچوں کی پرورش کرتی رہتی ہیں ان کو کھانا پکا کر کھلاتی رہتی ہیں ان کی تربیت کا خیال رکھتیں ہیں ان کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں ہم جہاد میں اس طرح دشمن کے سامنے پہرہ نہیں دیتیں اسی طرح ہم دشمن سے نہیں لڑ سکتیں اور مرد مسجدوں میں جا کر باجماعت نماز پڑھتے ہیں ہم اس ثواب سے بھی محروم ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا جو عورت اپنے گھر میں اپنے بچے کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مجاہد

کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں جو ساری رات جاگ کر دشمن کے مقابلے میں پہرہ دیتا ہے اور فرمایا جو عورت اپنے گھر میں نماز ادا کرتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ اس مرد کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں جو مسجد میں جا کر جماعت تکبر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

شریعت کا حکم ہے جب گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تو اللہ کی رحمت کا دروازہ کھل گیا۔ اگر دو بیٹیاں ہوئیں تو باپ کے لیے رحمت ان کا باپ جنت میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے قریب ہو گا۔

اگر عورت نے اپنے بچے کو ناظرہ پڑھانے مدرسہ بھیجا جو نہی بچہ کا ناظرہ قرآن مکمل ہو گا اللہ تعالیٰ ماں باپ کی بخشش فرما دیتے ہیں۔

دین اسلام نے عورت کو علم حاصل کرنے اور سیکھنے کے مساوہ مواقع فراہم کیے ہیں۔

معاشرتی حقوق:

وراثت میں حق قرآن کریم نے عورت کو جائیداد میں حصہ دیا ہے۔ (سورۃ النساء)

عورت کو شادی میں اپنی مرضی کا حق دیا ہے۔

ازدواجی حقوق:

شوہر اور بیوی کے حقوق و فرائض کا توازن حسن سلوک کے احکام اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے پیش آنا[19]۔

پردہ اور حیاء:

عورت کے وقار کو محفوظ کرنے کے لیے پردے کے احکامات

ترجمہ: اے نبیؐ کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔[20]

مغربی تہذیب میں آزادی اور حقوق کے نام پر عورت کا استحصال کیا ہے۔ اسلام میں عورت کی عزت و وقار کو تحفظ دیا ہے اسلام نے عورت کو معاشرتی روحانی اور معاشی حیثیت سے دی ہے عورت کو خاندان اور معاشرے کا ستون قرار دیا ہے اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے عورت کے حقیقی مقام کو سمجھا جا سکتا ہے۔

عورت کے مقام پر فقہاء کرام کے اقوال

امام غزالیؒ: عورت کا مقام خاندان کی بنیاد ہے اور اس کے کردار سے نسلیں پروان چڑھتی ہیں عورت کی عزت اور کردار کو معاشرتی ترقی کا مرکز قرار دیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ: عورت کے حقوق کی پاسداری کو اسلامی حکومت اور معاشرت کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا ہے۔

عورت کی طاقتور مثالیں تاریخ میں:

حضرت ام عمارہ: جنگوں میں شجاعت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے والی خاتون۔

حضرت صفیہ: یہودی قلعہ خیبر کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔

رابعہ بصریؒ: اسلامی تصوف کی عظیم شخصیت جنھوں نے اللہ سے محبت کا بے مثال درس دیا۔

حضرت ام سلمہ: حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو حکمت سے مشورہ دینے والی۔

جدید معاشرت میں عورت کے مقام کو اجاگر کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

دین اسلام ایک عالمگیر مذھب ہے جس میں کائنات کی ہر چیز کا حل موجود ہے۔ مگر ہماری کمزوری ہے کہ ہم نے اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا اور اس اس سے رہنمائی حاصل نہیں کی۔

نتائج البحث:

۱۔اسلام میں عورت کو بہت بلند مقام دیا گیا ہے بحثییت ماں اس کا درجہ بڑا اعلی ہے۔

۲۔بیٹی ہونے کی حیثیت سے عورت کو زندہ رہنے کا حق دیا گیا ہے جائیداد میں حصہ دار قرار دی دے دی گئی جو انسان بیٹی کو قدردانی سے رکھے گا اللہ نے اس کو جنت میں نبی کریم کے ساتھ ہونے کی بشارت دی ہے۔

۳۔بحثییت بیوی عورت کے بے شمار حقوق ہیں جس کا قران و حدیث میں بار بار ذکر کیا گیا ہے حتی کہ خطبہ حجۃالوداع میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔عورت کو معاشی کفالت سے ازاد کر دیا گیا کہ وہ بچوں کی تربیت کے لئے بالکل فارغ اور یکسو ہو جائے غرض یہ کہ اللہ نے عورت کو وہ مقام وحیثیت اور عزت دی ہے جو کہ اس سے پہلے کسی بھی مذہب نے نہیں دی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] سورہ النساء آیت نمبر 19

[2] سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 23

[3] سورۃ لقمان آیت 14

[4] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، پاکستان: لاہور، مکتبہ رحمانیہ رقم الحدیث 5995

[5] طبرانی، ابی القاسم سلیمان، المعجم الکبیر، پاکستان: کراتشی، مکتبہ البشری رقم 93

[6] مسند احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، لبنان: بیروت، دار الفکر رقم الحدیث 17373

[7] سورہ تکویر: 8

[8] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، پاکستان: لاہور، مکتبہ رحمانیہ رقم الحدیث 4895

[9] مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، لبنان: بیروت، دار الکتب العلمیہ رقم الحدیث 2631

[10] ایضاً، رقم الحدیث 2180

[11] ایضاً، رقم الحدیث 1421

[12] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، پاکستان: لاہور، مکتبہ رحمانیہ رقم الحدیث 5138

[13] مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، لبنان: بیروت، دار الکتب العلمیہ رقم الحدیث 1467

[14] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد، سنن ترمذی، سعودی عرب: الریاض، دار السلام، رقم الحدیث 1163

[15] ایضاً، رقم الحدیث 3859

[16] سورہ البقرہ: 228

[17] سورۃ النساء 34

[18] ابن عابدین، ردالمختار، ج 2 ص 119، مکتبہ ایچ ایس سعید کراتشی

[19] سورۃ النساء 7

[20] احزاب: 32